امام ہمام، علامۂ عصر، مفسّر و محدّث، عظیم مؤرخ یگانہ، امام الحفاظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی کی مشہور زمانہ تاریخ

# تاریخ الخلفاء

ایک بصیرت افروز محققانہ مقدمہ کے ساتھ
جو عہدِ بنی امیہ اور بنی عباس کی علمی و فکری تاریخ پر مشتمل ہے

از: ادیب شہیر

## حضرت شمس بریلوی

مصنف اورنگ زیب خطوط کے آئینے میں اور مترجم غنیۃ الطالبین

پروگریسو بکس

آدم جی ادبی انعام یافتہ ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تلک الایام نداولھا بین الناس

امام ہمام علامہ عصر مفسر و محدث عظیم مؤرخ یگانہ امام الحفاظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی کی مشہور زمانہ تاریخ

# تاریخ الخلفاء

(الکامل)

(جو خلافت راشدہ عہد بنی امیہ اور بنی عباس کی ایک مستند اور جامع تاریخ ہے) کا اردو ترجمہ

ایک بصیرت افروز محققانہ مقدمہ کے ساتھ

جو عہد بنی امیہ اور بنی عباس کی علمی و فکری تاریخ پر مشتمل ہے


از: ادیب شہیر

حضرت شمس بریلوی علیہ الرحمہ

مصنف اورنگ زیب خطوط کے آئینے میں اور مترجم غنیۃ الطالبین



پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# تاریخ الخلفاء


| | | |
|---|---|---|
| تصنیف | — | حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ |
| مترجم | — | ادیب شہیر حضرت شمس بریلویؒ |
| باراول | — | اکتوبر 1997ء |
| باردوم | — | ستمبر 2012ء |
| ناشر | — | چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول<br>میاں شہزاد رسول |
| پرنٹرز | — | آصف صدیق پرنٹرز لاہور |
| تعداد | — | 1100/- |
| قیمت | — | روپے |

ملنے کے پتے

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
6- یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

# خلافت بنی عباس
# کی مبشرہ احادیث (ا)

امام البزار نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم لوگوں میں نبوت اور بادشاہت دونوں ہیں۔ اس حدیث کے راویوں میں عبد الرحمٰن العامری ضعیف ہیں لیکن اس حدیث کو ابو نعیم دلائل النبوت میں' ابن عدی رضی اللہ عنہ کامل میں اور ابن عساکرؒ اپنی کتاب میں روایت کے مختلف طریقوں سے لائے ہیں۔ امام ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کل صبح اپنے فرزند کو ساتھ لیکر میرے پاس آیئے تاکہ میں دعا کروں جو آپ کے اور آپ کی اولاد کے لئے سود مند ہو' چنانچہ دوسرے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو اچھے کپڑے پہنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی۔ "الٰہی! عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند کے ظاہری و باطنی گناہ معاف کر دے اور کسی گناہ میں ان کو نہ پکڑ۔ الٰہی! ان کی اور ان کے بیٹے کی حفاظت فرما!" امام ترمذیؒ نے اس کو اپنی جامع میں اتنا ہی لکھا ہے یعنی اس حدیث کو بس انہی الفاظ پر ختم کر دیا ہے۔ لیکن زرین العبدری نے حدیث مذکور کے آخر میں یہ جملے اور اضافے کئے ہیں' "الٰہی ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ" ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اور اس سے قبل کی حدیث جو اس باب میں مذکور ہے۔ دیگر احادیث سے زیادہ اصلح ہیں۔

امام طبرانیؒ بروایت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے منبر پر بنو مروان کو اترتے چڑھتے دیکھا تو مجھے ناگوار گزرا لیکن بحالت خواب جب بنو عباس کو اس حال میں دیکھا تو مجھے مسرت ہوئی۔ ابو نعیم نے حلیہ میں بروایت ابو ہریرہؓ لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اے ابو الفضل میں تم کو خوشخبری دوں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ضرور بشارت دیجئے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جس کا کام کو شروع کیا ہے اس کا اختتام تمہاری اولاد پر ہوگا' میری تحقیق یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی ضعیف ہیں اور یہی ضعیف حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی روایت) سے بیان کی جاتی ہے۔ ابن عساکر

نے یہ حدیث مختلف طرق ہائے رواۃ سے یوں بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ " اللہ نے یہ کام میری ذات سے شروع کیا اور آپ کے فرزند پر اس کا خاتمہ ہوگا۔ خطیب نے اپنی تاریخ میں اس حدیث کے الفاظ یوں تحریر کئے ہیں کہ اس کام کا آغاز تم ہی سے ہوا اور تم ہی پر ختم ہوگا۔ اس حدیث کی اسناد ہم مہتدی باللہ کے حالات کے ضمن میں پیش کریں گے نیز اسی سلسلہ میں ایک اور حدیث خطیب (بغدادی) نے عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر کی سند سے حلیہ میں بیان کی ہے کہ

## حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد کے سلسلہ میں رسول اللہ کا ارشاد۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں بادشاہ (ملوک) ہوں گے اور میری امت کے ان امرا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دین کو سربلندی عطا فرمائے گا۔ (اس حدیث کے راویوں میں عمر بن راشد ضعیف ہیں)۔

ابو نعیم نے دلائل میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ ام الفضل (زوجہ عباس رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے کہا کہ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تمہارے بطن میں لڑکا ہے جب پیدا ہو تو اس کو لیکر میرے پاس آنا چنانچہ جب وہ پیدا ہوا تو میں اس لڑکے کو خدمت اقدس میں لیکر حاضر ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا اور عبداللہ نام رکھا اور فرمایا کہ اچھا اب اس ابو الخلفاء کو اب لیجاؤ۔ میں نے اس امر کا بیان (حضرت) عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بات کو) دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہاں جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ وہ خلفاء کا باپ ہی ہے یعنی ان کا مورث اعلیٰ ہوگا اس کی اولاد میں سفاح ہوگا اور اس کی نسل میں آخری خلیفہ المہدی ہوگا اور اس کی اولاد میں وہ شخص ہوگا جو حضرت عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ نماز ادا کرے گا (یعنی امام مہدی)۔

دیلمی مسند فردوس میں بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ قریب ہے کہ بنی عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پرچم ہوگا اور جب تک دنیا میں حق قائم نہ ہو جائے ان کے ہاتھ سے نہیں نکلے گا۔ دار قطنی نے اپنی افراد میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تمہاری اولاد ریف و عراق میں سکونت پذیر ہوگی اور سیاہ لباس پہنے گی اور اہل خراسان ان کے ممد و معاون ہوں گے اس وقت

تک حکومت ان ہی میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اس حکومت کو عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کر دیں گے (یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ اس کے راویوں میں ایک راوی احمد بن ابراہیم کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اور اس کے استاد مجہول ہیں)۔ اس حدیث کو ابن الجوزی نے احادیث موضوعات میں ذکر کیا ہے لیکن اس کے شواہد بھی موجود ہیں چنانچہ طبرانی نے اپنی کبیر میں بروایت ام سلمہ مرفوعاً" تحریر کیا ہے کہ خلافت میرے چچا زاد بھائیوں اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں باقی رہے گی یہاں تک کہ وہ ان امور خلافت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کر دیں۔ عقیلی نے اپنی کتاب الضعفا میں ابی بکرہ کی وادی کے حوالے سے "مرفوعاً" بیان کیا ہے کہ بنی عباس اس کام کو ایک دن میں انجام دیں گے جس کو بنو امیہ دو دن میں مکمل کریں گے اور اس کام کو ایک مہینہ میں انجام دیں گے جس کو بنو امیہ دو ماہ میں سر انجام دیں گے۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں بیان کیا ہے کیونکہ اس کے راویوں میں ایک راوی بکار ہے جو متہم ہے حالانکہ بکار جھوٹا یا واضع حدیث سے متہم نہیں ہے' ہاں ابن عدی نے بکار کو ضعفاء میں شمار کیا ہے پھر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں چنداں ہرج نہیں ہے اور نہ اس حدیث کے معنی بعیداز قیاس ہیں کیونکہ عباسیوں کے زمانہ عروج میں ان کی حکومت سوائے مغرب اقصیٰ کے تمام روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک قائم تھی۔

## بنو عباس کا دور حکومت:۔

عباسیوںؒ کا عالیشان دور حکومت تقریباً" ۱۳۰ھ سے شروع ہوکر ۲۹۰ھ کے قریب زمانہ تک ہے پھر اس کے بعد خلافت مقتدر باللہ کے سپرد ہوئی اور امور سلطنت میں اختلال پیدا ہوگیا اور مغرب کے تمام ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے اور حکومت معرض خطر میں پڑ گئی اس کی تفصیل ہم آئندہ پیش کریں گے اس طرح عباسیوں کا دور عروج اور اس کی وسعت مملکت اور فتوحات کا زمانہ تقریباً" ایک سو ساٹھ سال ہے اور یہ زمانہ بنو امیہ کے زمانہ اقتدار سی دو چند ہے بنو امیہ کا زمانہ عروج ۹۲ سال ہے جس میں سے حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ حکومت جو نو سال ہے وضع کر دینے کے بعد یہ مدت صرف ۸۳ سال رہتی ہے یعنی صرف ایک ہزار ماہ!! اور یہ تراسی سال دولت عباسیہ کے عروج کی مدت سے نصف ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی شاہد وہ حدیث بھی ہے جس کو زبیر بن بکار نے الموفقیات میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی نقل کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر تم ایک روز حکومت کرو گے تو ہم دو روز کریں گے' اگر

تم ایک مہینہ کرو گے تو ہم دو مہینے کرینگے اور اگر تم ایک سال کرو گے تو ہم دو سال کریں گے (چنانچہ بنو امیہ نے ۸۳ سال شاندار حکومت کی تو بنو عباس نے ایک سو ساٹھ سال یعنی اس سے دوگنی مدت حکومت کی) ابن زبیر الموتقیات میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سیاہ پرچم اہل بیت کے لئے ہیں اور ان کا زوال مغرب کی طرف سے ہوگا۔

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس طرح فرمایا اے اللہ! عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد فرما اور اولاد عباس کی مدد فرما! اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے عم محترم! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی اولاد میں المہدی (موفق باللہ) پیدا ہوگا اور وہ رضائے الٰہی کو پہنچاننے والا اور راضی برضا رہنے والا ہوگا۔ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی محمد بن یونس القرشی السلمی وضاع حدیث ہے۔

## بنو عباس کا استحقاق خلافت:۔

ابن سعد نے طبقات میں بروایت شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اولاد عبد المطلب کو جمع کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی محبت تھی کہ اور کسی سے ایسی محبت نہ تھی پس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب فرمایا اور کہا کہ اے ابن برادر! آج میں تم سے ایک مشورہ کرنا چاہتا ہوں' اور مجھے یقین ہے کہ تم اس میں ثابت قدم رہو گے! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ چچا فرمایئے کیا حکم ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر دریافت کرو کہ آپ کے بعد خلافت کس کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہمارے لئے ہے تو خدا کی قسم جب تک ہم میں سے کوئی فرد زندہ ہے وہ اس امر خلافت کو کسی اور کے حوالے نہیں کرے گا اور اگر ہمارے علاوہ وہ کسی اور کو دی جارہی ہے تو پھر آئندہ ہم لوگ کبھی بھی اس کی طلب نہیں کریں گے' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا چچا جان! یہ امر خلافت تو آپ ہی کے لئے (خاندان کے لئے مخصوص ہے اور اس استحقاق خلافت میں آپ سے کوئی بھی تنازعہ نہیں کرے گا۔

دیلمی نے اپنی مسند فردوس میں بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک مرفوعاً" لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو خلافت کے امور انجام دینے کے لئے پیدا فرماتا ہے تو اپنا دست قدرت اس کی پیشانی پر پھیرتا ہے (اس کے راویوں

# حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان(ا)۔ آپ کی کنیت ابو حفص تھی۔ آپ خلیفہ صالح گزرے ہیں' آپ کا شمار خلفائے راشدین میں پانچویں خلیفہ کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت سفیان ثوریؒ اس طرح وضاحت کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین پانچ ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عمر فاروق۔ حضرت عثمان ذوالنورین' حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (ابو داؤد نے اس قول کو بیان کیا ہے)۔

## آپ کا مولد و تاریخ ولادت:۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ حلوان کے مقام پر جو مصر کے مضافات میں ہے ۶۱ ھ یا ۶۳ ھ میں پیدا ہوئے اس زمانے میں آپ کے والد عبدالعزیز (بن مروان) مصر کے حاکم تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب تھیں یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی۔ بچپن میں آپ کے منہ پر گھوڑے نے لات ماردی تھی جس سے چہرے پر چوٹ کا نشان پڑ گیا تھا۔ چوٹ لگنے پر آپ کے والد آپ کے چہرے سے خون صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ تم بنو امیہ کے شجاع ترین فرد ہو اور یقیناً" خوش نصیب اور سعادت مند ہو ۔ (ابن عساکر)

## حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سلسلہ میں پیشگوئیاں:۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ میری اولاد میں ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جس کے چہرے پر داغ ہوگا وہ تمام روئے زمین کو عدل سے بھر دیگا (ترمذی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے)۔ اور آپ کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہوا۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمام روئے زمین کو عدل سے معمور کر دیا) نیز آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں اپنے داغدار بیٹے کا زمانہ پاتا۔ جو دنیا کو عدل سے معمور کردے گا جس طرح اب دنیا ظلم سے بھری پڑی ہے۔ (ابن سعد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بابا جان کی اولاد سے آپ ہی کی مانند ایک خلیفہ پیدا نہ ہو جائے۔ بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر بھی ایک داغ تھا لوگ ان کو دیکھ کر یہ خیال کرتے تھے کہ شاید یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کا مصداق ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو دنیا میں بھیج دیا (اور وہ پیشنگوئی پوری ہو گئی)۔

## حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جن حضرات سے احادیث کی روایت کی:۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے والد' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب' ابن قارض' یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابی بکر بن عبدالرحمٰن ابن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ربیع بن عمر اور بہت سے صحابہ کرام و تابعین اور علماء سے حدیث روایت کی ہے اور آپ سے حدیث روایت کرنے والوں میں زہری۔ محمد بن کندر۔ یحیٰ بن سعید انصاری۔ مسلمہ بن عبدالملک۔ رجاء بن حیات اور چند دیگر حضرات ہیں۔

جمع قرآن کے وقت آپ کا بچپن تھا' آپ کے والد عبدالعزیز نے آپ کو تحصیل علم کے لئے مدینہ منورہ میں عبیداللہ بن عبداللہ کے پاس بھیج دیا اور ایک عرصہ تک آپ ان سے استفادہ کرتے رہے۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوگیا تو عبدالملک نے آپ کو اپنے پاس دمشق بلالیا اور اپنی بیٹی فاطمہ سے آپ کا نکاح کر دیا۔ آپ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے ہی نہایت صالح تھے مگر ناز و نعم سے زیادہ لگاؤ تھا چنانچہ آپ پر عیب جوئی کرنے والے ہمیشہ یہ عیب لگایا کرتے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز کی چال نہایت مغرورانہ ہے اور اس سے تکبر ٹپکتا ہے۔

## حضرت عمر بن عبدالعزیز کا والی مدینہ مقرر ہونا:۔

اور ایک بوڑھا شخص آپ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے آپ کے ساتھ چل رہا تھا' یہ دیکھ کر آپ نے اپنے دل میں کہا۔ کہ یہ شخص امیر پر ظلم کر رہا ہے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ کون شخص تھا جو آپ کے ہاتھ پر سہارا دے کر چل رہا تھا' یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے ریاح! کیا تم نے ان کو دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں میں نے ان کو دیکھا تھا' آپ نے فرمایا تم بڑے خوش نصیب ہو وہ میرے بھائی حضرت خضر علیہ السلام تھے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حالات دریافت کرنے اور مجھے عدل و انصاف پر گامزن ہونے کی تلقین کرنے تشریف فرما ہوئے تھے۔

ابو ہاشم کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور آپ سے اس نے اپنا یہ خواب بیان کیا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ کی دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق اور بائیں طرف حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہیں اور آپ (یعنی عمر بن عبدالعزیز) حضور صلی اللہ علی وسلم کے سامنے بیٹھے ہیں اتنے میں دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جس وقت تم خلیفہ بنو تو تم ان دو شخصوں (حضرت صدیق و فاروق اعظم) کے نقش قدم پر چلنا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھاکر عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایسا ہی عمل کرتے ہیں' جب راوی نے اپنے اس خطاب پر قسم کھائی (اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یقین ہوگیا کہ جو کچھ کہا گیا ہے کذب یا تملق پر مبنی نہیں ہے) تو حضرت عمر بن عبدالعزیز زارو قطار رونے لگے۔

## حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت :۔

جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ سلیمان نے آپ کی خلافت کی بیعت اپنی زندگی ہی میں ماہ صفر ۹۹ میں لے لی تھی (جس کی تفصیل گزر چکی ہے) آپ کی مدت خلافت بھی حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی طرح کل دو سال پانچ ماہ ہے۔ اس قلیل مدت میں آپ نے زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردیا جس قدر ظالم مناصب پر فائز تھے ان کو یک قلم برطرف کر دیا' صرف یہی نہیں بلکہ بہت سی اصلاحات کیں اور احکام حسنہ جاری کئے۔ آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ بیعت خلافت کے جب سلیمان کا سربمہر وصیت نامہ کھولا گیا اور